نور افشاں

قیمت سالیانہ بلا محصول عہ۳ | حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے | قیمت سالیانہ مع محصول عہ۳

نمبر ۲۴ - جلد ۱۰ | لودیانہ ۱۵ جون ۱۸۸۴ء | قیمت فی پرچہ ۶ پائی

گلدستۂ اخبارات

کابل سے چار پلٹنیں معہ چھ توپ کے قندھار کی جانب روانہ کی گئی ہیں = امیر کابل نے اپنے سپہ سالار کو حکم دیا ہے کہ ایک زبردست فوج کو روانہ کرو تاکہ شیر محمد اور اُسکی فوج کے ہتھیار لیلئے جاویں = حاکم قندھار کے نام حکم گیا ہے کہ ایک دربار عام کیا جاوے اور معزز سرداران کو انعام عطاء ہوں = امیر نے اپنے ایک مراسلہ میں حاکم قندھار کو لکھا ہے کہ اپنے ماتحت سرداروں کو مطلع کردو کہ ایوبخان روسیوں کی امداد سے افغانستان پر حملہ کرنیکا ارادہ کر رہا ہے = تخت کابل کی طرف سے ایک اشتہار جاری ہوا ہے کہ انگریز افغانستان کے معاملات میں دخل دینیکا اختیار نہیں رکھتے ہیں = ایوب خان کا ارادہ ہوگیا ہے کہ جو فوج قندھار پر حملہ کرنے کی غرض سے تیار کی گئی تھی اُسکو ہرات بھیجدیا جاوے = خبر ہے کہ سردار شریف خان اور محمد حسن خان اور کمانڈر اعظم خان معہ چار پلٹنوں دو رجمنٹوں اور ایک توپخانہ کے ایوب خان سے اجازت لیکر افغانستان کی طرف روانہ ہوئے ہیں = ایوبخان مقام سرشتہ میں داخل ہوگیا ہے = امیر نے ایوبخان سے دوستی پیدا کرنے کے لئے خط و کتابت کی تھی لیکن ایوبخان نے یہہ شرط پیش کی کہ امیر انگریزوں سے بالکل تعلق چھوڑ دیوے اس شرط کو امیر نے نامنظور کیا = حاکم لالپورہ کی گرفتاری کیواسطے کابل سے ایک دستہ فوج کا روانہ ہوا ہے = کلکتہ اور برہما کے درمیان تار برقی کا سلسلہ بدستور سابق جاری ہوگیا ہے = زار روس کی تخت نشینی سال آئندہ تک ملتوی کی گئی ہے = مصر کی حالت بدستور خطرناک اور ابتر ہے = گورنر میمنہ اجکل روس کے حکام سے بڑے شد و مد کے ساتھ خط و کتابت کر رہا ہے = جرمنی اور اسٹریا و اٹلی نے معاملات مصر میں دخل دینے سے قطعی انکار کر دیا ہے = عدن و بمبی اور کراچی میں کوارنٹین پھر قایم ہوگیا ہے = کمسریٹ کے غبنوں کا تصفیہ ۲۱ جون کو راولپنڈی میں ہوگا = معاملات مصر کے فیصل کرنیکے لئے سلاطین یورپ کی ایک کمیٹی اجلاس کرنے والی ہے = مہاراجہ بلرامپور کا انتقال ہوگیا = سال گذشتہ میں ۶ کروڑ روپیہ محصول نمک سے وصول ہوا = انگلستان اور فرانس نے ارادہ ظاہر کیا ہے کہ عربی پاشا کو جلا وطن کیا جاوے = وزارت مصر نے استعفاء دیدیا ہے = تبت کی طرف سے بارہ ہزار روپیہ کا سونا ہر سال ہندوستان میں آتا ہے = سر سالار جنگ نے شملہ سے واپس جاتے ہوئے مدرستہ العلوم کا ملاحظہ بھی فرمایا = اخبار عام اور صادق الاخبار میں کھٹا پٹی ہو رہی ہے = ملتان کے اہل ہنود اور اہل اسلام میں بجائے دشمنی کے دوستی ہوگئی ہے = ہندوستان میں سوا کروڑ روپیہ کے کوئلہ انگلستان سے سال گذشتہ میں آنکر فروخت ہوئے = حضور قیصر ہند کو جس شخص نے دھمکی آمیز خطوط لکھے تھے اُسکو دس سال کی قید ہوئی - دہلی و رہتک ریلوے کیواسطے ۳ لاکھ روپیہ کا سرمایہ جمع ہوگیا ہے = قاعدہ جاری ہوا ہے کہ دو نمبری نوٹ دھوکھے سے اگر کوئی لیگا تو اُسکا روپیہ گورنمنٹ سے نہیں ملیگا = پارلیمنٹ انگلستان میں ارل آف روزڈیل نے ایک تجویز پیش کی ہے کہ جو لوگ خدا کی ہستی میں شک کرتے ہیں اُنکو پارلیمینٹ سے خارج کر دینا چاہئے = گورنمنٹ نے تجویز کی ہے کہ تحصیلداروں اور ڈپٹی کلکٹروں کی تنخواہ بڑھا دیجاوے = جہلم میں ریلوے ٹکٹوں کا ٹھیکہ ہوگیا ہے اس ٹھیکہ سے وہ دقت رفع ہوگئی جو مسافروں کو روانگی ریل کے وقت ہوا کرتی تھی = جدید نوٹ سو دہی جاری ہونے والے ہیں قریب ۲ لاکھ کے لنڈن سے ہندوستان کی طرف روانہ ہوئے ہیں = صوبہ بلگیریا اور سلطنت روم میں ناچاقی ہوگئی ہے = رپوٹ سے معلوم ہوا ہے کہ سال گذشتہ میں ہندوستان سے ۸ کروڑ ۶۰ لاکھ ۵۰ ہزار روپیہ کے گیہوں ممالک غیر کو روانہ ہوئے = برہما کا سفیر جو آجکل شملہ میں وارد ہے جب وہ سرکاری کام کے لئے جاتا ہے تو سر پر اڑھائی فٹ لمبا تاج رکھتا ہے = لاہور کا ایک اخبار بیان کرتا ہے کہ جناب مسٹر ڈبلیو جے ڈیوس صاحب کمشنر جالندھر مسٹر جسٹس سمایتھ صاحب کے ایام رخصت میں عدالت چیف کورٹ کے قایم مقام جج مقرر ہونگے = فرانس کی فوج نے شہر ہانگن کو دو گھنٹہ میں گولہ اندازی کر کے فتح کر لیا ہے = آیرلینڈ کے باشندوں نے خفیہ طور سے اشتہارات شر انگیز جاری کر دئے ہیں = دیوبند کی انجمن نے ایک تجارتی کارخانہ کھولا ہے اور دس دس روپیہ کا ایک حصہ مقرر کیا ہے = حاکم جلال آباد نے سردار محمد افضل خان کی خاطر خواہ تکریم و تعظیم کی = خان لالپورہ نے بھی انگریزی سفیر کی ملاقات جلال آباد میں کی تھی = امیر کابل نے خان لالپورہ کو خلعت عطا کیا ہے اور صفائی ہوگئی ہے =

نورافشاں

—— صاحب اخبار سیول اینڈ ملٹری گزٹ اپنے ایک ایڈیٹوریل نوٹ میں لکھتے ہیں کہ سر چارلس ایچیسن صاحب بہادر کے صاف اور ظاہر ارادہ کے برعکس اُردو ہندی اور پنجابی زبانوں کی خوبیوں کی نسبت جو جھگڑا کچھ مدت سے ہو رہا ہے اب نہایت سخت ہوتا جاتا ہے۔ خاص لاہور میں کئی مجلسیں اِس غرض سے مُنعقد ہوتی ہیں اور ہزارہا اشخاص عرضداشتوں پر دستخط ثبت کرتے ہیں۔ حتی کہ اسکولوں و مدرسوں میں بھی یہہ لوگ دستخطوں کی خاطر جاتے ہیں اور لڑکوں سے نام لکھواتے ہیں۔ اگر یہہ معاملہ اسیطرح جاری رہا تو یقین ہے کہ اہل ہنود و اہل اسلام کے درمیان گاؤکشی کے معاملہ کی طرح یہہ معاملہ بھی ایک جھگڑے کا باعث ہو جائیگا +

ناظرین نورافشاں کو یاد ہوگا کہ ہم نے پیشتر ہی سے اپنے ایک ایڈیٹوریل نوٹ میں لکھدیا تھا کہ اِس جھگڑے میں مذہبی تو اتی ہے نہیں تو کیا معنے کہ تمام اہل اسلام تو ایک طرف اور اہل ہنود دوسری طرف ہو جاویں۔ ہمکو یقین ہے کہ تعلیمی کمیشن تہہ کو پہونچکر اس معاملہ کا دانائی سے فیصلہ کریگی +

—— مسٹر گلیڈسٹون صاحب نے اپنی بجٹ کی تقریر میں اس امر پر اپنی خوشی ظاہر فرمائی ہے کہ گذشتہ سات سالوں میں شراب اور دیگر منشی اشیاء کے محصول میں تخفیف ہوئی ہے اور امسال ٹمپرینس سوسائٹی کی کارروائی میں ترقی ہوئی ہے۔ شاید کیوں بلکہ واقعی اِس تخفیف کا باعث یہہ ہے کہ انگلستان کے تمام شراب خانے اتوار کے روز اکثر بند رہتے ہیں۔ کاشکہ ہمارے ہندوستان میں بھی اس امر میں تخفیف ہو۔ اور ہمارے ہم وطن اِس بلا سے بچیں۔ بڑا افسوس ہے کہ تمام شرابی حیوان بننے کی خواہش رکھتے ہیں۔ خدا نے تو اُنکو انسان۔ ذیعقل۔ اشرف المخلوقات بنایا تھا مگر وہ اپنے اس رتبہ کو ناچیز سمجھکر حیوانوں کے درجہ کو پسند کرتے ہیں۔ اور چاہتے ہیں کہ اگر ان دو رتبوں میں تبادلہ ہو جاوے تو بہت خوب ہو +

—— ہمارے پاس ایک سرکاری خبر گورنمنٹ پنجاب کی طرف سے ملتان کی بابت پہونچی ہے جسکو ہم نے درج اخبار کر دیا ہے۔ اگر فی الحقیقت ملتان کے اہل ہنود و اہل اسلام کے درمیان دلی اتحاد پیدا ہو گیا ہے تو نہایت خوشی کی بات ہے۔ ہمکو نہایت ہی افسوس ہے کہ اہل ہند باوجودیکہ تعلیم و تربیت پاتے ہیں مگر فساد و جھگڑے کی بُرائی سے آگاہی حاصل نہیں کرتے۔ ہمکو اُسوقت جب کہ ملتان میں فساد ہوا معلوم ہوا تھا کہ اِس فساد کے بانی جاہل نہیں بلکہ صاحب علم و صاحب جاہ و حشم تھے اور دعویٰ ہر دو فریق کا یہی تھا جیسا کہ اب فیصل ہوا۔ اگر پہلے ہی سے آپسمیں برضا و رغبت فیصلہ کرتے تو کیوں اہل ہنود و اہل اسلام مجرم ہو کر جیل خانہ میں پہونچتے اور کیوں دوکانیں لوٹی جاتیں اور کیوں ایک زاید پولیس کا بار شہر ملتان کے ذمہ پڑتا +

—— ہندوستان میں لوکل گورنمنٹ کے طریقہ میں بڑی تبدیلی ہوئی ہے۔ خواہ یہہ تغیر و تبدل مفید ہو یا غیر مفید سلف گورنمنٹ کا ایسا طریقہ کسی ملک میں اسقدر کامیاب نہیں ہوا جیسا کہ ملک امریکہ کے صوبجات متحدہ میں ہوا ہے۔ بعض حالتوں میں پوری پوری سیلف گورنمنٹ لوگوں کو بجائے ترقی کے تنزل کی طرف راغب کرتی ہے۔ جیسا کہ اگر کسی غریب اور جاہل آدمی کو کوئی رئیس ایک ہاتھی خوشی میں اُنکو انعام دیوے اگرچہ وہ غریب لیتے وقت خوش تو بہت ہوگا اور اِسمیں بھی شک نہیں کہ یہہ حیوان بڑا عالیشان ہے پر جبحال کہ یہہ غریب اسقدر سرمایہ نہیں رکھتا کہ ہاتھی کی خورد و نوش کا بار اُٹھا سکے اور نہ اس جانور کے فواید سے واقف ہے تو یہہ انعام بجائے فائدہ کے وبال جان ہوگا +

پر اب تو یہہ معاملہ طے ہو چکا ہے اور مناسب ہے کہ تمام حتی المقدور اس طریقہ کو فائدہ مند اور اپنے ملک کو برکت کا باعث بنانے کے لئے تندہی سے کوشش کریں۔ صاف ظاہر ہے کہ ہمارے ویسرائے و گورنر جنرل کشور ہند کی یہہ کارروائی دیسی ذی علموں پر بڑا بھروسہ ظاہر کرتی ہے اب مناسب ہے کہ اِس بھروسہ کے لایق کام کریں +

اِس معاملہ کی تکمیل میں ایک امر نہایت ہی مناسب یہہ ہے کہ اختلاف مذہب و قوم و ذات کے باعث جو مختلف تاثیریں ہندوستان کے لوگوں پر ہو رہی ہیں اور جسقدر جھگڑے زمانہ اتفاقی کا باعث ہیں دفعتاً اُٹھائی جاویں یہہ تبدیل خاصکر اسواسطے ہوئی ہے کہ پولٹیکل تعلیم کا اجرا اِسیکے وسیلہ سے ہو۔ یقین ہے کہ اُمید مذکورہ بالا میں کامیابی ہوگی +

مروجہ دینی ربط و ضبط جو آجکل ہندوستان کی مسیحی جماعتوں میں رایج ہے اسی سیلف گورنمنٹ کا ایک نتیجہ ہے اور یہہ دینی انتظام عموماً نہایت ہی خوش اسلوبی سے بغیر کسی روک و ٹوک کے بہم پہونچایا جاتا ہے۔ بس ہمکو یقین ہے کہ ہندوستان کی دیسی جماعت بھی یوں تجربہ کار ہو کر لوکل سیلف گورنمنٹ کے ذمہ واری کے لایق ہوگی +

سیلف گورنمنٹ کی کامیابی میں صرف عقلی لیاقتیں ضرور نہیں بلکہ اخلاقی لیاقتیں بھی بیشتر درکار ہیں۔ تواریخ اس امر کی شاہد ہے کہ سلطنت جمہوری اخلاقی کمزوریوں کے باعث برباد ہوئے ہیں۔ بس نہایت ہی ضروری معلوم ہوتا ہے کہ جب لوکل گورنمنٹ کے ممبر انتخاب کئے جاویں تو اخلاقی و علمی لیاقت پر بیشتر ہی لحاظ ہو نہ کہ جاہ و حشم پر۔ ہمارے ویسرائے کا مختلف مقامات میں مختلف طریقوں کی آزمایش کرنے کا خیال بہت ہی مناسب اور عمدہ ہے۔ کیونکہ کوئی نہ کوئی طریقہ ضرور ہی مفید نکل آئیگا کہ جو آیندہ کو ہندوستان میں کارروائی کیجائیگی +

مُراسلات

اُردو و ہندی کی نسبت امرتسریوں کا میموریل

امرتسریوں کا میموریل اُردو و ہندی کی نسبت نذر کرتا ہوں اسے درج اخبار فرمائیے۔ ایبٹ آبادیوں نے بھی اسی بارہ میں میموریل بھیجا ہے مگر سُنا ہے کہ ایسا مختصر ہے کہ جیسے فولاد کی تار کو باریک کرتے کرتے کمزور کر دیتے ہیں۔ خیر ایبٹ آبادی سرحدیوں سے اسقدر بھی غنیمت ہے اگر ڈیرہ اسمٰعیل خان سے بابو علاءالدین صاحب کے ذریعہ سے ایسا ہی ہو تو خوب ہو وہاں انجمن پنجاب کے افتخار سردار محمد حیات خان صاحب بہادر نجم الہند جوڈیشل اسسٹنٹ کمشنر انکو اس بارہ میں پوری پوری مدد بھی دینگے۔ البتہ لاہوریوں کا میموریل (جو میں نے بغور پڑھا ہے) نہایت صحیح اور مُدلل اور برجستہ ہے حتّے کہ اُسمیں سے کوئی ضروری واقعہ نہیں گیا۔ میں یہہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ ہندی بڑی وسیع اور فصیح زبان ہے آتش ناسخ لکھنوی مومن غالب خصوصًا ذوق دہلوی نے اُردو زبان کے اس آخری دور میں ایک نیا ہی شہر آباد کر دیا ہے۔ مگر ہنوز ہندی کی وسعت اور فصاحت کو نہیں پہنچے نہیں پہنچے۔ مولوی محمد حسین صاحب آزاد اور مولوی الطاف حسین صاحب حالی نے شائستہ نظم اور آنریبل مولوی سید احمد خان بہادر نجم الہند نے نثر میں زمانہ حال کی اُردو زبان کو اور بھی ترقی دی ہے۔ تو بھی وہ ترقی ہندی کی ترقی کو لگا نہیں کھا سکتی۔ بات یہہ ہے کہ اُردو اب ایسی وسیع ہے اور اَور بھی ہو رہی ہے کہ اسکا خصوصًا صوبہ پنجاب سے دور کرنا اور ہندی کا بجائے اسکے قایم مقام کرنا ایک لاحاصل امر ہے۔ اُردو میں جب کسی نئے اور مشکل علم کا ترجمہ کرنا پڑتا ہے تو اسمیں بعض اصطلاحات کو تغیر کے ساتھ بعینہٖ ویسا ہی رکھ دینا ہوتا ہے پس ہندی بھی نئے اور مشکل علم کے اصطلاحات میں محتاج ہے۔ پس جب دونوں محتاج ہیں تو ایک کو دوسرے پر ترجیح کا حرف یہہ باعث ہو سکتا ہے کہ ایک مُروّج ہے اور دوسری غیر مُروّج اس صورت میں غیر مُروّج کو رواج دینے میں کسطرح فوق دیا جائے۔ بعض نے جو ہندی کی ہجو میں کچھ کچھ کہا ہے ویسا ہی بیجا ہے جیسا بعض نے اُردو کی ہجو میں کچھ کچھ کہا ہے۔ کیونکہ اُردو کا دوسرا نام بلکہ اصلی نام ہندی ہی ہے۔ الغرض ہم پیشنگوئی کی لیاقت تو نہیں رکھتے لیکن قوی قراین سے کہتے ہیں کہ صوبہ پنجاب سے اُردو یقین ہے کہ موقوف نہ ہوگی بیشک وہ اس صوبہ کی ساتھ جو ہیں مرد ننگ ہوتی جاتی ہے۔ مجھے اسمیں بہت کچھ کہنا ہے مگر افسوس کہ فرصت نہیں اگر ہو سکا تو پھر کچھ آپ کے نادر اخبار اور آپکے غور طلب ناظرین کے لئے لکھونگا۔ ناظر ✦

اور وہ میموریل یہہ ہے ✦

بحضور

آنریبل ڈبلیو ڈبلیو ہنٹر صاحب ایل ایل ڈی سی آئی ای پریزیڈنٹ کمیشن تعلیم

ہم باشندگان ضلع امرتسر یہہ خبر سُنکر نہایت افسوس کرتے ہیں کہ چند گنتی کے اور غیر صوبہ کے شخصوں کی کوشش سے سب سے پہلے لاہور سے اور پیچھے اسکے اَور جگہوں سے اس مضمون کے میموریل آپکی خدمت میں بھیجے گئے ہیں کہ ابتدائی تعلیم بجائے اُردو کے ہندی میں ہونی چاہئے ✦

دفعہ ۲۔ جہانتک کہ ہم نے تحقیق کیا ہمیں کچھ پتہ نہیں لگا کہ یہہ لوگ کونسی ہندی چاہتے ہیں۔ کبھی پنجابی کبھی برج بھاشا اور کبھی وہ ہندی جسمیں فعل اور حروف ربط کے سوا باقی سب لفظ قریبًا سنسکرت کے ہوتے ہیں کہی جاتی ہے ✦

دفعہ ۳۔ ہم بڑے افسوس سے عرض کرتے ہیں کہ ہمارے صوبہ پنجاب میں ایک بولی نہیں بولی جاتی بلکہ کئی بولی جاتی ہیں اور ان میں اختلاف اسقدر ہے کہ اسکو لب و لہجہ کا فرق کہنا بڑی غلطی ہے مثلاً دہلی کانگڑہ لاہور ملتان راولپنڈی ڈیرہ جات و پشاور کی بولیاں آپس میں بڑی مختلف ہیں ✦

دفعہ ۴۔ یہہ امر مانکر کہ ایک صوبہ میں اتنی بولیوں میں تعلیم دینا نہایت مشکل اور گورنمنٹ کی پالیسی کے برخلاف ہے۔ ہم فدویان گذارش کرتے ہیں کہ پنجاب کی اتنی بولیوں میں سے کوئی بھی اس لائق نہیں کہ ذریعہ تعلیم ٹھہرائی جاوے اسکے الفاظ کھانے پینے اُٹھنے بیٹھنے سونے جاگنے بیچنے خریدنے میں ہی ختم ہو جاتے ہیں۔ اور علمی مضامین کو بالکل بیان نہیں کر سکتے۔ پنجابی زبان کا لٹریچر بالکل نہیں ہے بہت ہی تھوڑی کتابیں سکھوں کے مذہب کی گورمکھی حروف میں ہیں اور چند قصہ کہانیاں فارسی حروف میں لکھی گئی ہیں۔ علاوہ اسکے زبان کی لٹریچر ہونے کی بڑی نشانی یہہ ہے کہ اُسکی گرامر لکھی ہوئی موجود ہو۔ مگر جہانتک کہ ہم نے تلاش کی ہمیں کوئی گرامر پنجابی میں نہیں ملی ✦

دفعہ ۵۔ ہندی اور برج بھاشا اس صوبہ کی بولی بالکل نہیں ہے اور اس دعوے کے ثبوت کے لئے اور دلیلوں کی کچھ ضرورت معلوم نہیں ہوتی جبکہ ہمارے سابق لفٹنٹ گورنر سر رابرٹ ایجرٹن صاحب بہادر کے سی ایس آئی نے اپنی عمر بھر کے تجربہ اور تحقیق کے بعد انجمن پنجاب کے جلسہ میں جو بست و ہشتم مارچ ۱۸۸۰ع کو منعقد ہوا تھا صاف فرما دیا کہ دیوناگری سے پنجابی حروف نہیں ملتے اور پنجابی اور ہندی علیحدہ علیحدہ زبانیں ہیں جس حالت میں کہ ۱۸۷۷ع میں ممالک مغربی و شمالی میں جہانکہ اکثر شہروں جیسے متھرا بندرابن کاشی جی اور پراگ راج اور اَور دیہات میں یہہ بولی بولی جاتی ہے اور جہاں کہ راجگان کے دفتر اس میں لکھے جاتے ہیں اور جہاں اسکے چھاپے خانے موجود ہیں جہاں کی ۳/۴ آبادی ہندو صاحبان ہے۔ اس زبان کو تعلیم کا ذریعہ قرار دینا سر ولیم میور صاحب بہادر کے سی ایس آئی سابق لفٹنٹ گورنر ممالک مغربی و شمالی کے رزولیوشن کے مطابق جو مشرقی علوم میں بھی مشہور فاضل ہیں نامناسب و غیر مفید سمجھا گیا تو اس

صوبہ میں جہاں مذکورہ بالا باتوں میں سے ایک بھی نہیں پائی جاتی اُسکا رواج دینا کب مفید اور عام پسند ہو سکتا ہی خصوصاً جب یہہ خیال کیا جاتا ہی کہ اِس صوبہ میں تقریباً ½ آبادی کے مسلمان ہیں جنکو اِس زبان سے ذرا بھی راہ و ربط اور اُنس نہیں ہی +

دفعہ ۶ - وہ ہندی جس میں سوائے فعل اور حرفِ ربط کے باقی سب لفظ قریباً سنسکرت کے ہوتے ہیں ہم فدویان کے کہنے کی کچھ ضرورت نہیں کہ وہ اِس ملک کی ہرگز ہرگز بولی نہیں ہی اور وہ سوائے سو پچاس آدمیوں کے پنجاب میں کوئی سمجھ بھی نہیں سکتا +

دفعہ ۷ - ہم اِس عرضداشت کے بھیجنے والے بڑے ادب سے التماس کرتے ہیں کہ ابتدائی تعلیم کی موجودہ زبان یعنی وہ ہندی جسکو **اُردو** کہتے ہیں اور فارسی حروف میں لکھی جاتی ہی نہایت ہی مناسب عام فہم اور عام پسند ہی +

دفعہ ۸ - اِس صوبہ کے بلحاظ اُردو سمجھنے کے ہم فدویان تین حصّہ کرتے ہیں +

اوّل - وہ ضلع جہاں اُردو بخوبی بولی جاتی ہی اور سمجھی جاتی ہی مثلاً دہلی اور اُسکے ورے کے ضلع انبالہ تک +

دویم - وہ ضلع جہاں بخوبی سمجھی جاتی ہی اور اپنا مطلب بھی ادا کیا جاتا ہی مثلاً لاہور اور اُسکے آگے کے ضلع جہلم وغیرہ تک +

سوم - وہ ضلع جہاں سمجھی تو جاتی ہی مگر مطلب ادا نہیں ہو سکتا مثلاً ملتان جھنگ وغیرہ +

ہم فدویان بڑے ادب سے التماس کرتے ہیں کہ یہہ وہی ہندی ہی جسکو اُردو کہتے ہیں جو پنجاب بھر میں ایک سرے سے دوسرے سرے تک عام فہم ہی اور جو قلی سائیس دوکاندار کمہار زمیندار دھوبی موچی وغیرہ وغیرہ بڑی خوشی سے خواندہ لوگوں اور سرکاری ملازموں سے بولتے ہیں اور کوئی ہندی زبان پنجاب میں یہہ کام کبھی نہیں دے سکتی +

دفعہ ۹ - علاوہ اِسکے ۱۸۳۶ء سے ۱۸۶۳ء تک جسکو آجتک ۳۷ سینتیس برس کا زمانہ گذر رہا ہی کسی دور دراز کے ضلع سے بھی یہہ رپورٹ نہیں ہوئی کہ عدالت کی زبان چونکہ اُردو ہی اسواسطے تمام زمینداروں کے سمجھانے میں کچھ دقت واقع ہوئی ہی +

دفعہ ۱۰ - ہم عرضی دینے والے گذارش کرتے ہیں کہ اُردو کے ۳۵ پینتیس حروف معہ اُن حروف کے جو دو ملکر ایک کی آواز دیتے ہیں اور جو اِس صوبہ کے **ڈائرکٹر صاحب** کے قاعدہ میں باترتیب لکھے گئے ہیں ہر ایک آواز کے ادا کرنے کے لئے کافی ہیں اور کوئی لفظ زبان میں ایسا نہیں بولا جاتا جو اِن حروف میں نہ لکھا جاوے باوجود کثرت حروف کے دیوناگری میں چند حروف مثلاً **خ ز ع غ ف ق** بالکل ادا نہیں ہو سکتے اور گو انکی پہلے ضرورت نہ ہوگی مگر اب فارسی عربی انگریزی الفاظ زبان میں ملنے سے جنکو کوئی شخص نکال نہیں سکتا سخت ضرورت پڑ گئی ہی +

دفعہ ۱۱ - چونکہ یہہ صوبہ سرحدی ملکوں سے ملتا ہی اسواسطے بھی بہت مناسب ہی کہ اِسمیں اُردو بحروفِ فارسی ہی جاری رہے +

دفعہ ۱۲ - ہم اپنی عرضداشت کی تائید میں اپنے عالی جناب نواب لفٹنٹ گورنر **سر چارلس ایچیسن صاحب** بہادر کے سی ایس آئی کا جواب جو اُنہوں نے چند ہی روز ہوئے اسپارہ میں گورو سنگھ سبھا کو اُنکے اڈریس پر دیا اِس میں سے کچھ انتخاب آپ کی خدمت میں پیش کرتے ہیں اور وہ یہہ ہی +

قولہٗ - میں (حضور لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر ممدوح) یقین کرتا ہوں کہ آپ لوگ یہہ خیال نہیں کرینگے کہ میں پنجابی کو بیقدر سمجھتا ہوں اگر میں یہہ کہوں کہ اِس صوبہ کے لئے جس میں مختلف آبادی ہی اور اِسمیں کئی بولیاں بولی جاتی ہیں ہم اپنے طریقہ تعلیم کو اِس ڈھنگ پر نہیں رکھ سکتے کہ ہر فرقہ اُس زبان میں علم سیکھے جو اُسکے لئے مخصوص ہی عام طریقہ تعلیم ضرور **اُردو** میں ہونا چاہئے اور مجھے معلوم ہی کہ اُس مشہور رکن سلطنت کی بھی یہی رائے تھی جو پہلے پہل اِس صوبہ کے لفٹنٹ گورنر مقرر ہوئے تھے اور جنکو سب قوم کے لوگ یاد کرتے ہیں اور جو قوم سکھوں کو اور لوگوں کی نسبت زیادہ عزیز سمجھتے تھے علم حاصل کرنے کا بڑا اور سب سے پہلا مطلب لارڈ لارنس صاحب ایک اپنی رپورٹ میں فرماتے ہیں اور وہ یہہ ہی - ابتدائی تعلیم دیسی زبان کے ڈھنگ پر عمدہ طرح سے دی جاوے تمام لوگوں کو چاہئے کہ ہماری سادہ ابتدائی تعلیم کے فائدہ اپنی زبان کے ذریعہ سے اُٹھاویں یہی سب سے بڑی بات ہی اور اُمید ہی کہ یہہ بات اِس ترجمہ کرنیوالے زمانہ میں پوری ہو سکتی ہی پنجاب میں دیسی زبان کے کتب خانے قایم کرنے میں کسی طرح کا فرق نہیں کیا جائیگا خاص زبان استعمال اور برتاؤ کے لئے اُردو رہیگی جو فارسی حروف میں لکھی جاتی ہی اِس زبان کا استعمال سب درجہ کے لوگوں میں جلدی پھیلتا چلا جاتا ہی اور روز مرہ کی زبان سے زیادہ ہوتا جاتا ہی یہہ بڑی خوشی کی بات ہی کہ پنجاب میں زبانوں کے سادہ پن کے سبب سے اِس زبان (اُردو) کی اشاعت کے لئے خاص آسانیاں موجود ہیں مجھکو اُمید ہی کہ اِس بات کے سوچنے سے آپ مجھ سے رائے میں متفق ہونگے کہ زمانہ حال میں ابتدائی تعلیم کے لئے اُردو کی جگہہ پنجابی یا ہندی جاری کرنا ناممکن معلوم ہوتا ہی اور نہ بہت لوگوں کی رائے اِس ذریعہ تعلیم کے بدلانیکی طرف معلوم ہوتی ہی ڈائرکٹر صاحب خبر دیتے ہیں کہ جتنی عرضیاں نئے سکولوں کے جاری کرنے کیواسطے آتی ہیں اُنمیں سے ایک بھی ایسی نہیں ہوتی جسمیں اُردو کی تعلیم کی ناپسندی ظاہر کی گئی ہو یا اُردو کی جگہہ پنجابی سیکھنے کی خواہش پائی جاتی ہو...... ۳۳ تینتیس اخباروں میں سے جو پنجاب میں شایع ہوتے ہیں ایک فارسی اور ایک ہندی اور ایک پنجابی میں ہی اور باقی ماندہ معہ اُن کے جو ہندوستانی ریاستوں میں چھپتے ہیں جہاں پنجابی کی قدر ہونی ضروری تھی سب **اُردو** میں چھپتے ہیں + **انتھی** -

دفعہ ۱۳ - ہم فدویان یہہ بھی گذارش کرتے ہیں کہ ہندو صاحبان کو فارسی کے پڑھنے میں ذرا بھی تعصب نہیں بلکہ صدہا برس سے یہہ لوگ فارسی پڑھنے کے عادی ہو چکے ہیں بلکہ کئی خاندانوں کی یہہ زبان وراثت ہو گئی ہے اور یہانتک کہ اُن کے نام فارسی الفاظ میں ہیں مثلاً بخت آور سنگھ سلطان سنگھ تقیر چند امیر چند دیانت رائے وغیرہ وغیرہ - برخلاف اِسکے مسلمانوں کو دیوناگری سے ذرا بھی رغبت نہیں اور یونیورسٹیوں کے کیلنڈر صاف اِس امر کی گواہی دیتے ہیں کہ باوجودیکہ ہندو صاحبوں کے لئے عربی فارسی سنسکرت میں سے ایک زبان اختیاری ہوتی ہے پھر بھی بہت ہی تھوڑے ہندو سنسکرت پڑھتے ہیں اور بہت اِن میں سے فارسی پڑھتے ہیں اور چند سنسکرت اور فارسی چھوڑ کر عربی شروع کر دیتے ہیں - مگر کسی یونیورسٹی کا کیلنڈر اِس امر کی گواہی نہیں دیگا کہ کسی مسلمان نے بھی سنسکرت پڑھی ہو +

دفعہ ۱۴ - جب سے سررشتہ تعلیم پنجاب میں مقرر ہوا ہے اُسوقت سے جسقدر ترقی علم میں ہوئی ہے اُس سے صاف پایا جاتا ہے کہ اُردو بہت عام فہم ہے موجودہ زبان کو بدلنے سے ایک انقلاب عظیم پیدا ہوگا اور کُتب مروجہ تعلیم اور قانون وغیرہ کو ہندی میں لانے کے لئے بڑی تکلیف ہوگی +

دفعہ ۱۵ - اِس قسم کی عرضداشت اوّل ہی اوّل لاہور سے ہی بھیجی گئی ہے جبانکہ چند **بنگالیوں** نے خفیہ اور علانیہ طور پر مذہبی جوش دلاکر بعض متعصب اور اکثر سادہ ہندو صاحبان کو اپنے ساتھ کر لیا ہے اور بلکہ یہہ بھی کہا گیا ہے کہ تم رامائن پڑھنے اور سمجھنے کے لائق ہو جاؤگے اور یہہ بھی معلوم ہوتا ہے جہاں کہیں سے ایسے میموریل طیار ہوتے ہیں اُنہیں لوگوں کی تحریک اور تحریر سے ہوتے ہیں ملک کے اہل باشندوں کی یہہ خواہش نہیں اور نہ اُنکو کوئی شکایت ہے +

دفعہ ۱۶ - اخیر میں ہم بڑے ادب سے اپنی ضروری گذارشیں اِس التماس پر ختم کرتے ہیں کہ اُمید ہے کہ آپ ان مُتعدد اشخاص کی عرض غرض آلودہ پہ جسکی بنا صرف مذہبی تعصب ہے ذرا بھی غور نہ فرمائینگے اور موجودہ زبان تعلیم جو عام فہم اور عام پسند ہے ہمارے لئے جائز رکھینگے +

ہم آپکے دلی فرمانبرداران عرضی دہندگان

خداوند یسوع مسیح نجات

دہندہ پیدا ہوا

جب آدم اور حوا کے فعل سے سخت پہرہ درخت حیات کی حفاظت کیواسطے مقرر کیا گیا اُسیوقت سے خداوند یسوع مسیح کے پیدا (پیدائش ۳ - ۱۵) ہونے کی خبر نبی (موسیٰ) کی معرفت دی گئی لیکن چونکہ عرصہ زیادہ باقی تھا اسواسطے وہ خبر نہایت دُھندلے طور پر تھی - اور جوں جوں زمانہ پیدائش خداوند کے ظہور کا نزدیک آ گیا توں توں خبریں بہت صاف اور ہویدا طور پر دی گئیں اُنہیں سے یسعیاہ نبی نے جو خبریں دیں (معہ اور بعض انبیاء کے) وہ نہایت تشریح میں چنانچہ وہ فرماتا ہے (باب ۷ آیت ۱۴ اور باب ۹ آیت ۶) کنواری حاملہ ہوگی اور وہ ایک بیٹا جنے گی - اور ہمارے لئے ایک لڑکا تولد ہوتا اور ہم کو ایک بیٹا بخشا گیا - اِسیطرح سے یسعیاہ نبی نے اور دوسرے انبیاء سلف نے بطور پیشین خبریں

خداوند یسوع مسیح کے پیدا ہونے کی بابت:
یسعیاہ ۱۱ باب ۱ آیت و یسعیاہ ۴۰ باب ۳ و یسعیاہ ۴۲ باب ۱۰ و ۱۱ - و یسعیاہ ۴۲ - ۱ سے ۱۸ تک اور میکہ نبی ۵ - ۲
یرمیاہ ۲۳ - ۵ - و یرمیاہ ۳۳ - ۱۴ و ۱۵ و ۶
ذکریاہ ۳ - ۸ اور ذکریا ۶ - ۱۲ و دانیل ۹ - ۲۴ وغیرہ

خبریں دیں - اور جسطرح سے پیشتر سے خبریں دی گئیں تھیں اُسیطرح خداوند یسوع مسیح پیدا ہوا +

(۱) پس معلوم ہوا کہ خداوند یسوع مسیح کی پیدائش کے متعلق دو قسم کی شہادتیں ہیں اوّل وہ جو پہلے سے بطور پیشین گوئی کہا گیا دوم جسطرح سے پیدا ہوا - یہہ دوسری قسم واقعات ہیں اور جسطرح پیشین گوئی پر متعدد شہادتیں ہیں اُسیطرح واقعات پیدائش کی بابت بھی مُتعدد گواہیں ہیں جنکا بیان ذیل میں لکھا جاتا ہے +

(۲) گواہوں کی فہرست مترتب کرنے میں پہلے ہم جبرائیل فرشتے کا نام پاتے ہیں جسنے مریم پر ظاہر ہو کر خبر دی کہ تجھسے خداوند یسوع پیدا ہوگا - اور فرشتہ ہی نے بتلایا کہ اُسکا نام کیا رکھا جاویگا معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مریم فرشتہ کے پیغام پر (ذکریا کی طرح) شک نہ لائی پر بطور دریافت سوال کیا جسکا جواب فرشتہ نے دیدیا کہ روح القدس کا تجھ پر سایہ ہوگا اور خدا کی روح سے تو حاملہ ہوگی +

(۳) جب مریم اپنے رشتہ دار الیصبات کے گھر گئی تو اُسکے پیٹ میں لڑکے (یوحنا اصطباغی) نے حرکت کی اور الیصبات روح القدس سے بھر گئی تب اُسنے کہا کہ تو عورتوں میں مبارک ہے کیونکہ تجھ سے نجات دہندہ پیدا ہوگا +

(۴) یوسف کی گواہی بھی بہت معتبر ہے کیونکہ اُسنے فرشتہ کی آگاہی پر عمل کیا اور مریم کو اپنے گھر لے آیا اور بعد پیدائش بھی آسمانی خبر پر عمل کرتا رہا اور یہہ امر مسلمہ ہے کہ وہ راستباز تھا پس اُسکی گواہی نہایت اعتبار کے لائق ہے +

(۵) جو گیت مریم نے گایا اُس سے ہم اُسکا نام بھی گواہوں کی فہرست میں داخل کرتے ہیں جو یہہ کہتی ہے کہ اب سے ہر زمانہ کے لوگ مجھ کو مبارک کہیں گے وغیرہ - بعد پیدائش ترتیب واقعات کی وہ گواہ ہے اور اُسکی گواہی سچ ہے +

(۶) جب مسیح بیت لحم میں پیدا ہوا تو پورب کی طرف سے مجوسی ایک ستارہ کی رہبری سے آئے اور اُسے پاکر سجدہ کیا اور نذریں گذرانیں اور پھر خواب میں ہدایت پاکر بغیر ملے بادشاہ کے چلے گئے +

(۷) وہ گڈریے بھی مسیح کی پیدائش کے گواہ ہیں جنکو جنگل میں فرشتوں نے خبر دی تھی کہ آج تمہارے لئے نجات دہندہ پیدا ہوا ہے +

(۸) یروشلم میں ایک دیندار راستباز شمعون نامی رہتا تھا

جس نے روح قدس سے ہدایت پائی تھی کہ جبتک مسیح کو نہ دیکھ لے موت کو نہ دیکھے گا اُسنے مسیح کو گود میں اُٹھا لیا اور ستائش کرکے کہا کہ اے خداوند اب تو اپنے بندہ کو سلامتی سے رخصت دیتا ہے کیونکہ میری آنکھوں نے تیری نجات (جو تونے قوموں کے واسطے تیار کی ہے) دیکھی +

(۹) فانوئیل کی بیٹی (حنّہ نام) جو روزہ رکھنے والی اور دعا مانگنے والی تھی اور شب و روز خدا تعالیٰ کی بندگی میں مصروف رہتی تھی۔ مسیح کی پیدائش پر شکر کرتی ہوئی اُن لوگوں نے باتیں کرتی تھی جو چھٹکارے کے منتظر تھے۔ کیا یہہ عورت گواہوں میں داخل نہیں ہے؟ ضرور یہہ بھی ایک مستند گواہ ہے کہ خداوند (وہی) یسوع مسیح نجات دہندہ پیدا ہوا +

(۱۰) یوحنا اصطباغی بڑا بھاری گواہ (نجات دہندہ کا) ہے جو کہتا ہے +

الف بّرہ کو دیکھو جو جہان کے گناہوں کو اُٹھا لیجاتا ہے +

ب۔ مجھ سے پیچھے ایک ہے جو آگ سے بپتسما دیتا ہے۔ +

ج۔ میں اُسکی جوتیوں کا تسمہ کھولنے کے لائق نہیں +

د۔ میں تجھ سے محتاج اصطباغ ہوں وغیرہ وغیرہ +

اگر معترض کم فہمی سے ان راست باز گواہوں کی شہادت پر اعتبار کرنے میں تساہل کرے اور سوال کرے کہ یہہ گواہان موافق اور طرفدار ہیں تو پہلا جواب یہہ ہے کہ جس طریقہ سے یہہ شاہد قرار دئے گئے اور جسطرح واقعات کو اُنہوں نے بیان کیا ہے اُس سے یہہ شک پیدا نہیں ہوتا کہ گواہوں نے ایکا کرکے اور مصنوعی شہادت پیدا کرکے بیان کی ہے کیونکہ کہاں مجوسی اور کہاں گڈریہ اور شمعون و مسمات حنہ وغیرہ جنکی شہادتیں مختلف واقعات پر مبنی ہیں لیکن ان سب کے بیانات سے بچ صاف اس نتیجہ پر پہونچتا ہے کہ خداوند یسوع مسیح پیدا ہوا۔ اور وہ وہی نجات دہندہ تھا جسکی خبر پیشتر سے نبیوں نے (خدا تعالےٰ کی طرف سے) دی تھی اور دوسرا جواب یہہ ہے کہ مخالفوں میں سے اس امر کی شہادت ملتی ہے چنانچہ فقیہوں اور کاہن لوگوں نے بادشاہ کے استفسار پر (کہ بادشاہ کے موجب) جواب دیا کہ مسیح کی پیدائش کا مقام بیت لحم (وغیرہ) ہے اور زمانہ بھی اسی کے قریب ابھی ہے۔ چنانچہ ہیرودیس بادشاہ نے تلاش کی اور دُبدبہ میں ہو کر دو برس کی عمر تک کے بچوں کو مروا دیا یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے اور وہ یہہ ہے کہ کیا یہہ گواہان (فقیہہ و کاہن و ہیرودیس بادشاہ) موافق و طرفدار ہیں جنہوں نے مسیح یسوع کو قتل کرنے کے واسطے ملک کے بچوں کو قتل کروا دیا ہرگز نہیں پس مسیح کی پیدائش کی شہادت مخالف و موافق فرقہ سے ملتی ہے اور انہیں ذرا بھی شُبہ نہیں کہ جو مسیح پیدا ہونا تھا وہی پیدا ہوا اور وہ قوموں کے واسطے نجات دہندہ ہے +

(۱۱) خدا تعالےٰ نے بھی فرمایا کہ یہہ میرا پیارا بیٹا ہے اسکی سنو پھر خود خداوند یسوع مسیح نے بھی فرمایا کہ میں وہی ہوں +

اب ہم آنریبل سید احمد خان بہادر سے پوچھتے ہیں کہ کیا مسیح کی پیدائش معمولی آدمیوں کی پیدائش کی طرح ہوئی جسکی بابت پیشتر سے ہی نبیوں نے خبریں دیں اور پھر اُسیطرح سے پیدا ہوا چنانچہ پیدائش کے متعلق واقعات کی شہادتیں نہایت پُختہ موجود ہیں۔ کیا کسی اور آدمی (تاریخ موجود ہی کے پیدائش بھی اسطرح ہوئی ہے اور اُسکے واسطے اسقدر ثبوت موجود ہے۔ اگر ہے تو ثابت کرکے دکھلاؤ ورنہ ہٹ دھرمی پر کیوں کمر باندھے کھڑے ہو اُسکے آگے سرنگوں ہو اور سجدہ کرو جسکی تلاش کرکے مجوسیوں نے سجدہ کیا اور نذریں گذرانیں۔ صاف معاملات اور واقعات کو تاویل کرکے دوسری طرف (اپنی طبیعت کے موافق) کیوں لے جاتے ہو سوچنے اور نتیجہ ظاہر ہے اُسی کو کیوں قبول نہیں کرتے ہم آگاہ کرتے ہیں اور کہے دیتے ہیں کہ آپ سے زیادہ حساب لیا جاویگا کیونکہ زیادہ (خدا تعالیٰ کی طرف سے) دیا گیا ہے پس فروتنی اور عاجزی سے اُسکے پاس آؤ جو دل سے حلیم اور فروتن ہے اور مفت حیات ابدی دیتا ہے + راقم باجرہ +

اخبارات تار برقی

لنڈن۔ ۳۰ مئی۔ لینڈلیگ کے لوگ چندے کی درخواست کر رہے ہیں کیونکہ ڈبلن میں جب سے حال میں لوگ اُٹھ گئے ہیں چندہ روپے کی کمی ہے +

مصر کی حالت بدستور ہے کچھ فرق نہیں انگلش فرانسیسی بیڑہ جہازان اسکندریہ میں جمع ہوتے ہیں اور یورپین مصر سے روانہ ہوتے ہیں مغربی شاہوں کی حکومت عملی مصر میں روس اعانت دے رہا ہے +

قسطنطنیہ۔ ۳۱ مئی۔ برٹش فرانسیسی سفیروں نے گورنمنٹ ٹرکی کو یادداشت پیش کی ہیں اس ذکر کے علاوہ کہ سلطان عرابی پاشا اور اُن کے ساتھیوں کو قسطنطنیہ طلب کریں چاہا گیا ہے کہ سلطان خدیو کی طرفداری ظاہر کریں +

مدراس۔ ۳۱ مئی۔ کھوند گنجام پہاڑیوں سے ایک اور فتور سننے میں آیا بہرام پور سے مقام فتور پر پولیس کی فوج بھیجی گئی گمان ہے کہ شاید جلد تر جنگی فوج کی حاجت ہوگی +

لنڈن۔ ۲ جون۔ مسٹر گلیڈسٹون نے بجواب ایک سوال کے ہوس آف کامنس میں کہا کہ نہر سوئیز کے دونوں سروں کی فرانسیسی اور انگریز جنگی جہازات حفاظت کر رہے ہیں +

سر چارلس ڈلک نے بجواب ایک سوال کے کہا کہ تمام دول عظام مجوزہ کانفرنس کو منظور فرمائینگے +

قسطنطنیہ۔ ۲ جون۔ ٹرکی کمشنر بغیر انتظار کرنے مجوزہ کانفرنس کے آج قاہرہ کو جاتا ہے +

رنگون۔ ۳ جون۔ اٹلی کا جہاز سین آگسٹنو نامے جو چاول لادکر آبنائے انگلستان کو جاتا تھا ۲۰ مئی کو سخت ہوا سے جزیرہ ڈبلنڈ سے ۲۱ میل کے فاصلے پر غرق ہو گیا۔ اہل جہاز کشتیوں میں سوار کرا کر جزیرہ ڈمنڈ میں پہونچا دیے گئے جہاں سے یہہ لوگ برٹش انڈیا اسٹیمر عرب نامے میں مقام لبسین میں لائے گئے اور وہاں سے خلیج

میں گذر کر بہ فلاں فلاں کمپنی کے اسٹیمر میں یہاں پہونچے آج ایک کورٹ بغرض دریافت حالات جمع ہونیوالی ہے +

پیرس - ۴ جون - تمام اٹلی میں گیری بالڈی کا عام ماتم ہو رہا ہے انکے وصیت نامے کے بموجب انکی لاش جلائی جائیگی +

بمبئی - ۵ - جون - درحقیقت اب موسمی ہوا شروع ہوئی تین روز میں بمبئی سے زیادہ بارش ہوئی +

شملہ - ۱۲ - جون - لفٹنٹ کرنل سردار محمد افضل خان - سی - ایس - آئی جلال آباد میں ۳۰ مئی کو صبح کیوقت پہونچا - شہر کے ڈیرہ کے فاصلہ پر سردار عبد الغفور خان حاکم جلال آباد معہ ایک دستہ فوج کے استقبال کو آیا - خان لالپورہ ۳۰ مئی کو کابل سے جلال آباد میں داخل ہوا - اور سردار محمد افضل خان سے ملاقات کی - کابل سے روانہ ہونے پر امیر نے خان موصوف کو خلعت فاخرہ مرحمت فرمایا - خان لالپورہ کی خورد دختر کی منگنی امیر عبد الرحمان کے فرزند سے ہوئی +

شملہ ۱۲ جون - سردار محمد افضل خان سی - ایس - آئی یکم جون کو فتح آباد میں داخل ہوا - دو میل تک حاکم جلال آباد سردار موصوف کے ہمراہ گئے اور تمام راستہ تک ایک دستہ فوج کا اُن کے ہمراہ رہا +

مہاراجہ بھرتپور آج یہاں داخل ہوئے اور مہاراجہ دھولپور کل آنیوالے ہیں +

قاہرہ - ۱۲ جون - سکندریہ کے

پچھلے فساد کی خبر سے معلوم ہوا کہ اتوار کے روز ایک اٹلی کے باشندے نے ایک عربی نے خنجر مارا جسپر ایک عام ہنگامہ ہو گیا - اور اُس ہنگامہ میں ۶۷ یورپین قتل ہوئے اور بہت سے مجروح ہوئے - ایم ہنگیبی یونانی کانسل جنرل کے ساتھ مصری فوج کے سپاہیوں نے سخت بدسلوکی کی ہے +

رشوت ستانی کا ستیاناس

ایماں کا گلا کاٹے وہ شمشیر ہے رشوت — چھیدے جو جگر عمل کا وہ تیر ہے رشوت
محتاج ہو زردار وہ اکسیر ہے رشوت — ظالم بھی ہو قابو میں وہ تسخیر ہے رشوت

رشوت ہی وہ ڈائن ہے کہ جنتر نہیں جسکا
رشوت ہی وہ ناگن ہے کہ منتر نہیں جسکا

رشوت ہی نے ہم ہندیونکا نام ڈبویا - رشوت ہی نے تحقیر کا بیہہ تخم ہے بویا
رشوت ہی سے اعزاز ہمارا گیا کھویا — رشوت ہی سے حکام ہماسے ہوئے جویا

بے آبرو رشوت سے ہوئے سب کی نظر میں
رشوت ہی سے ایمان کی کشتی ہے بھنور میں -

راشی غضب قہر خدا سے نہیں ڈرتے — افسوس عدالت کی سزا سے نہیں ڈرتے
اللہ رے ستم جور و جفا سے نہیں ڈرتے — صد حیف غریبونکے بکا سے نہیں ڈرتے

یہہ لوگ جدھر دولت دنیا ہے اودھر ہیں
اللہ سے کچھ کام نہیں بندۂ زر ہیں -

بے زر کے دیئے کام بمشکل ہے نکلتا — قسمت میں جو لکھا ہے وہ ٹالے نہیں ٹلتا
اس دینے سے گو دل ہے ترا آگ سے کا جلتا — پابندئے قانون سے کچھ بس نہیں چلتا

رشوت کا جو لے نام وہ فوراً ہی دھرا جائے
ثابت نہو گر جرم تو پھر خود ہی سزا پائے

حالت پہ غریبوں کی چلا آتا ہے رونا - — آرام سے گھر جاکے میسر نہیں ہونا -
رشوت کے لئے جیتے پھرتے میں بچھونا — برباد سیطور بنا ہے نہیں ہونا -

تقدیر سے ناچار ہیں کچھ کہہ نہیں سکتے
بیچارے بلا زر کے دیئے رہ نہیں سکتے

گو لاکھ غریبی کی وہ کھایا کریں قسمیں — بے بخشش دئے کام نہیں چلتا ہے رسمیں
ہیں اتنی پڑے اہلِ قلم کے جو وہ بس میں — کیونکر نہ بجا لائیں وہ اسطرح کی رسمیں -

مجبور مہاجن سے وہ لیتے ہیں بیچارے
جسطرح سے ہو سکتا ہے دیتے ہیں بیچارے

سائل تو ہیں تنہا ہے نگار هنده ہزاروں - دراصل آزار ایک ہے بیمار ہزاروں
ایک جان کی خاطر ہیں طلبگار ہزاروں — اک دل ہے فقط اور دل آزار ہزاروں

اب کس سے اس اندھیر کی فریاد کرے وہ
کیونکر نہ بھلا روپیہ برباد کرے وہ

چپراسی بھی بے زر ٹھہرنے نہیں دیتے — اسوار کو گھوڑے سے اُترنے نہیں دیتے
پیدل کو کہیں پاؤں بھی دھرنے نہیں دیتے — حاکم سے ملاقات بھی کرنے نہیں دیتے

ملتی نہیں مہلت کوئی دم انکے ستم سے
ڈاکو کی طرح لوٹتے ہیں روپیہ ہم سے

ایک سرزباں لوگوں کو سو کبھی جو سُناؤ — اور بارِ دگر اپنی جو صورت کو دکھاؤ
پھر کیا تماشے ہیں کہ بستر کو اُٹھاؤ — فرصت نہیں صاحب کو برابر چلا جاؤ

انعام کے لالچ میں بہانے ہیں بتاتے
حکام کے اخلاق میں دھبہ ہیں لگاتے

نکبت کی گھٹا ہند پہ کچھ ایسے ہے چھائی — ہم قوم بھی آپس میں لگے کرنے بُرائی -
اور بھائی کی تخریب کے درپے ہوئے بھائی — پھر کس سے ہو اُمید کرے گا جو بھلائی

بھاتی نہیں بھائی کو برادر بھائی کی صورت
ہر شخص نظر وصل میں تنہائی کی صورت

اے راشیو یکساں نہیں رہتا ہے سدا حال — دنیا میں ہے ادبار کبھی اور کبھی اقبال
نکلے نہ کہیں ناک کے رستے یہہ زر و مال — یہہ طرز معیشت نہ بنے جان کا جنجال

زنجیر طلا پاؤں کی زنجیر نہو جائے
ہنسلی یہ کہیں طوق گلوگیر نہو جائے

اے ہموطنوں ہے یہہ دم شکر گذاری - — بیجا نگاہ جہاں تک ہو دیانت کا تمہاری
اب پھر دعا مانگ کہ یا حضرت باری - — محفوظ و سلامت رہے سرکار ہماری

ہو نہ مانگی مرادیں جو ہماری ہوں وہ ملجائیں
حاصل ہو خوشی یا چھین ہر اک غنچہ کی کھلجائیں

ملتان

حکمہ عالیہ گورنمنٹ پنجاب سے خبر آئی ہے کہ امید ہو کہ تنازعہ مندر پہلادپوری واقعہ ملتان کی بابت اب بہت عرصہ تک پھر کوئی امر سننے میں نہ آویگا اس مندر کا بالائی حصہ جس کی بلندی کی نسبت اہل ہنود و اہل اسلام کی باہم خفا مندی سے فیصلہ ہوگیا ہے تیار ہوگیا ہے اور اُسپر ایک دھات کا کلس لگ کر اُسکی عمارت اختتام کو پہنچگئی ہے اور وہ کنواں جو اُس مندر کی متصل واقع ہے اور اس باعث سے ہمیشہ تنازعہ ہاہے کیونکہ وہ اُن ہندوؤں اور مسلمانوں کی استعمال میں آتا تھا جو مندر مذکور کے درشن اور خانقاہ بہاول حق کی زیارت کو جاتے تھے اب مسلمانوں کی تفویض ہوگیا ہے اور ہندوں نے اپنے واسطے ایک جدید کنواں ایک قطعہ اراضی پر تعمیر کرلیا ہے جو اُنکو گورنمنٹ سے اس غرض سے عطا ہوئی ہے دیگر یہ کہ مندر اور خانقاہ مذکور کے درمیان ایک دیوار بنائی گئی ہے جس سے دونو جگہوں کے احاطے علیحدہ علیحدہ ہوگئے ہیں اسلئے اب ان میں غیر اشخاص دخل نہیں پا سکتے علاوہ بریں ملتان میں ہندو اور مسلمانوں میں پھر اتحاد قایم ہوگیا ہے اور تنازعہ جو تھوڑا عرصہ ہوا فریقین میں برپا ہوگیا تھا اُسکا اب کوئی نشان پایا نہیں جاتا + المرقوم ١٠ جون ١٨٨٣ع

اشتہار

رسالہ

مختصر ثبوت دین عیسوی

یہہ ٢٢ صفحہ کا رسالہ چھپکر ہمارے مطبع میں تیار ہے۔ کاغذ نہایت عمدہ۔ خط باریک۔ چھوٹی تختی۔ البتہ نیا کارخانہ ہونے کے باعث چھپائی اوّل درجہ کی صاف نہیں۔ دن بدن صفائی کے لئے کوشش کی جاتی ہے قیمت فی جلد ٢ معہ محصول ڈاک مقرر ہے جس صاحب کو منگوانا منظور ہو اپنی درخواست معہ قیمت خاکسار کے پاس بھیجکر منگوالے +

المشتہر

رحمت مسیح مہتمم مشن پریس سیالکوٹ

اشتہار

رسالہ

سیرت المسیح والمحمد

مصنفہ بزرگ پادری جے۔ ایل۔ ٹھاکرداس صاحب مشنری پسرورہ رسالہ مذکور جسمیں خداوند مسیح کی سیرت اور محمد کی خصلت کا نہائت خوبی اور وضاحت کے ساتھ مقابلہ کیا گیا ہے۔ ہمارے پاس چھپنے کی غرض سے پہنچا ہے۔ سو اُسکے طبع کرنے سے پیشتر بذریعہ اشتہار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے کہ شائقین نجات اُسکی خریداری کی درخواستیں بہت جلدی اس خاکسار کے پاس بھیجدیں۔ خاطرخواہ درخواستیں پہنچنے پر چھپنا شروع ہوجائیگا۔ اور بہت جلد تیار ہوگا +

قریباً چالیس صفحہ کا رسالہ ہوگا۔ کاغذ نفیس چھپائی کی صفائی کے لئے بہت کوشش کی جائیگی۔ قیمت ا٦ معہ محصول ڈاک قرار پائی ہے +

اشتہار

ازمحکمہ جی۔ ایم کیمپبل صاحب بہادر اگزیکٹو انجنیر ڈویزن اوّل شملہ امپیریل سرکل

خاص و عام کو بذریعہ اشتہار ہذا اطلاع دیجاتی ہے کہ جنگل چھوگ میں جو شملہ سے ١٢ میل کے فاصلہ پر واقع ہے لکڑی قسم دیودار کی چرائی کے واسطے ٹھیکہ دار درکار ہیں جس شخص کو ٹھیکہ لینا منظور ہو اپنی درخواست اگزیکٹو انجنیر صاحب بہادر ڈویزن اوّل شملہ امپیریل سرکل کے نام بھیجدے +

لودیانہ

ہمنے ہفتہ گذشتہ میں لکھا تھا کہ ایک خونی موضع ملوارہ سے پولیس کے پہرہ میں سے فرار ہوگیا ہے سو معلوم ہوا کہ وہ خبر غلط تھی +

معلوم ہوا ہے کہ جو مدارس نسوان خاص شہر لودیانہ کے مسدود ہوگئے تھے ہفتہ حال میں پھر بموجب حکم جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر جاری ہوگئے ہیں +

گرمی تو بلا کی پڑتی رہی مگر تین روز سے ہوا کا رُخ بدلا ہوا ہے کیونکہ گرد نواح میں کسیقدر ترشح ہوگیا ہے +

اعلان

ناظرین ناتمکین اور اپنے مہربان کارسپانڈنٹ صاحبان کو بذریعہ اشتہار اعلان دیا جاتا ہے کہ آئندہ اگر کسی صاحب کو مضامین براہ اندراج اخبار نور افشاں ارسال فرمانا یا اڈیٹوریل خط و کتابت کرنا منظور ہو تو اسسٹنٹ اڈیٹر مسٹر ایم ویلی صاحب مشن پریس لودیانہ کے نام پر کریں البتہ روپیہ و پیسہ کا حساب و کتاب متعلقہ اخبار ابھی میری تحویل میں ہے سو اسبارے میں ہر ایک صاحب کو مجھسے مخاطب ہونا چاہئے اگر نور افشاں کے نامہ نگاران اپنے اپنے مکتوب الیہ کو پہچان کر بہ ترتیب خط و کتابت نہ کریں تو کاتب و مکتوب الیہ دونوں کو تکلیف ہوگی اور اس صورت میں نور افشاں کا درست ہونا سخت دشوار ہے +

المشتہر

پادری ویریصاحب سپرنٹنڈنٹ مشن پریس لودیانہ